

بالکل الگ ہیں۔ عرفی صرف صنعت کی کیفیت بیان کر رہا ہے، جس کی وجہ سے
نالے سانس بن گئے۔ میرزا غالب اپنی فطری وازلی درد مندی کا اظہار کر رہے
ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ازل ہی سے ہم درد مند ہیں نالہ سر کرنا ہمارا فطری وظیفہ قرار
دے دیا گیا ہے۔ جو نالے ہم عدم میں سر نہ کر سکے، وہی اس حیاتِ مستعار میں
آکر ہمارے سانس بن گئے۔

۱۰۔ شرح : اے اسد ! ہم نے گدائی اختیار کی تو دل لگی اور عشق و محبت
کا مشغلہ اس حالت میں بھی نہ چھوڑا۔ ہم سائل تو بن گئے، لیکن اہل کرم کے
عاشق ہو گئے۔

مطلب یہ کہ عشق ہماری گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ وہ ہم سے چھوٹ نہیں
سکتا، یہاں تک کہ کوئی دوسرا پیشہ بھی اختیار کر لیں تو عشق کے طور طریقے سے
ادھر ادھر نہ ہوں گے۔

۱۔ لغات :
نقد : نقدی ،
اشرنی - روپیہ -
کین : گھات۔ اگر
محبت کا شعلہ داغ دل کی
نقدی ، یعنی اشرنی
کی نگہبانی نہ کرے یعنی
اسے ہر وقت گرم نہ
رکھے تو بے زبانی
یعنی خاموشی کی گھات
جو نہ نقدِ داغ دل کی، کرے شعلہ پاسبانی
تو فسر دگی نہاں ہے، بہ کین بے زبانی
مجھے اُس سے کیا توقع، بہ زمانہ جوانی
کبھی کودکی میں جس نے، نہ سنی مری کہانی
یونہی دکھ کسی کو دینا نہیں خوب، ورنہ کتنا
کہ مرے عدو کو یا رب ملے میری زندگانی
میں افسردہ دلی چھپی بیٹھی ہے، وہ اس داغ کو افسردہ کر دے گی، یعنی یہ داغ اپنی